کفار کو ان کے تہوار پر مبارکبادی دینے کا حکم

شیخ الاسلام احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام بن تیمیہ رحمہ اللہ

www.ahlulathar.net

مسلمانوں کیلیئے جائز نہیں کہ وہ کفار کی کسی بھی شکل میں مشابہت اختیار کریں، جو انکے تہواروں میں خاص ہو، نہ کھانے پینے میں، نہ لباس میں، نہ غسل میں، نہ آگ جلانے میں، یا کام سے چھٹی یا عبادت وغیرہ میں، ان کے ساتھ مشابہت اختیار کریں۔ اسی طرح ان دنوں میں دعوتیں کرنا، تحفے دینا، اور ان کے تہواروں کیلیئے معاون اشیاء کو اسی قصد سے بیچنا جو انکے کام آئیں، بچوں کو انکے تہواروں کے خاص کھیل کھیلنے کی اجازت دینا، اور اچھے کپڑے زیب تن کرنا، یہ سب کچھ حرام ہیں۔

مجموعی طور پر کوئی بھی مسلمان انکے شعائر کو اور انکے تہواروں کو نہیں اپنا سکتا، بلکہ انکے ایامِ تہوار مسلمانوں کے یہاں عام دن کی طرح گزریں گے اور کسی بھی کام کو ان دنوں میں خاص نہیں کرینگے جو ان (کفار) کے لئے خاص ہیں، چنانچہ اگر کوئی مسلمان قصداً انکے کام کرے تو اسے بہت سارے سلف اور متاخرین علماء مکروہ جانتے تھے۔

اور اگر مندرجہ بالا کام ان دنوں کے ساتھ خاص کرتا ہے تو اس کے حرام ہونے کے بارے میں تمام علماء متفق ہیں، بلکہ کچھ علماء نے ان کاموں کو کرنے والوں کی تکفیر بھی کی ہے، اس لئے کہ ایسے کام کرنے سے کفریہ شعائر کی تعظیم ہوتی ہے۔ علماء کی ایک جماعت نے یہ بھی کہا ہے کہ: جس نے انکے تہوار کے دن سینگھ مارے مرتے ہوئے جانور کو بھی اس دن ذبح کیا، گویا کہ اس نے خنزیر ذبح کیا۔

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جس نے عجمیوں کے پیروی کرتے ہوئے انکے تہوار نیروز اور مہرجان منائے، اور ان کی مشابہت اختیار کی یہاں تک کہ اسے اِسی حالت میں اسے موت آگئی، تو قیامت کے دن اُنہیں کے ساتھ اسے اٹھایا جائے گا۔ اور سنن ابوداؤد میں ثابت بن الضحاک سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں بوانہ مقام پر اونٹ کی قربانی کرنے کی نذر مانی۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ: میں نے بوانہ میں اونٹ کو نحر کرنے کی نذر مانی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ کیا اہلِ جاہلیت کے بتوں میں سے کسی بت کی وہاں پر اللہ کے سوا عبادت کی جاتی تھی؟ اس نے کہا: نہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ: کیا ان کے تہواروں میں سے کوئی تہوار وہاں منایا جاتا تھا؟ اس نے کہا: نہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی نذر پوری کرو، کیونکہ اللہ کی نافرمانی میں نذر پوری نہیں کی جاتی اور نہ ہی اس چیز میں جس پر ابن آدم قدرت نہیں رکھتا۔ (ابوداؤد: ۳۳۱۵)۔ تو اللہ کے نبی ﷺ نے اس شخص کو اس وقت تک نذر پوری کرنے کے لئے اجازت نہیں دی حالانکہ نذر پوری کرنے میں اصل یہ ہے کہ یہ واجب ہے، مگر جب تک اس نے اس بات کی خبر نہیں دی کہ اس جگہ کوئی کفار کے تہواروں میں سے کوئی تہوار نہیں منایا جاتا۔ چنانچہ فرمایا: لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ (اللہ کی نافرمانی میں نذر پوری نہیں کی جاتی)۔ تو جب اس جگہ (اللہ کے لئے) ذبح کرنا جہاں پر ان کے تہوار ہوتے تھے نافرمانی ہے، تو پھر خود ان کے

ہوار میں شرکت کرنے کا کیا کہنا؟ بلکہ امیر المومنین عمر بن الخطاب اور دیگر صحابہ اور ائمہ مسلمین نے (کفار پر) یہ شرط لگائی تھی کہ وہ اپنے تہواروں کو مسلمان ملکوں میں ظاہر نہیں کرینگے بلکہ خاموشی سے انہیں اپنے گھروں میں منائیں گے، تو پھر اس کا کیا کہنا جب مسلمان خود اس کو ظاہر کرنے لگیں؟ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے تو یہاں تک کہہ دیا تھا کہ عجمیوں کی زبان نہ سیکھو اور نہ ہی مشرکین کے کنیسوں میں ان کے تہواروں کے دن داخل ہو کیونکہ ان پر ناراضگی نازل ہوتی ہے۔ تو جب ان کی جگہ میں داخل ہونے سے منع کیا گیا ہے کیونکہ ان پر ناراضگی ہوتی ہے، تو پھر ان کا کیا کہنا جو ایسے کام کرتے ہیں جو ان (کفار) کے دینی شعار میں سے ہیں جن کی وجہ سے ان پر اللہ کی ناراضگی نازل ہوتی ہے؟ بہت سارے سلف کا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان {وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ} (اور جو لوگ جھوٹی گواہی نہیں دیتے) (سورۃ الفرقان: ۷۲) کے بارے میں فرمان ہے کہ: یہ کفار کے تہوار ہیں۔ تو جب یہ معاملہ صرف اس پر گواہ بننے پر ہے بغیر اس پر عمل کئے ہوئے تو پھر اس پر عمل کرنے کا کیا کہنا جو ان (کفار) کی خصوصیت میں سے ہے؟ جبکہ نبی ﷺ سے روایت کیا گیا ہے مسند اور سنن میں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: {مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ} جس نے کسی قوم سے مشابہت اختیار کی وہ ان ہی میں سے ہے (ابوداؤد: ۴۰۳۳)۔ اور ایک جگہ ہے

لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا (وہ ہم میں سے نہیں جو غیروں سے مشابہت اختیار کرے)۔ اور یہ حدیث جید ہے۔ تو اگر یہ معاملہ ان سے مشابہت اختیار کرنے کا ہے جو ان کی عادتوں میں سے ہے تو ان (کفار) سے ان معاملوں میں مشابہت اختیار کرنے کا کیا کہنا جو اس سے بھی زیادہ اہم ہے؟

(مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ ج ۲۵ ص ۳۲۹ تا ۳۳۲)

امام ابن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں

کفریہ شعائر پر مبارکبادی دینا حرام ہے، اور اس پر سب کا اتفاق ہے، مثال کے طور پر انکے تہواروں اور روزوں کے بارے میں مبارکباد دیتے ہوئے کہنا: "عید مبارک ہو آپکو" یا یہ کہنا "اس عید پر آپ خوش رہیں" وغیرہ۔ اس طرح کی مبارکباد دینے سے کہنے والا اگر کفر سے بچ بھی جاتا ہے، تو بھی یہ کام حرام ضرور ہے، بالکل اسی طرح حرام ہے جیسے صلیب کو سجدہ کرنے پر اُسے مبارکباد دی جائے، بلکہ یہ اللہ کے ہاں شراب نوشی، قتل اور زنا وغیرہ سے بھی بڑا گناہ ہے، بہت سے ایسے لوگ جن کے ہاں دین کی کوئی وقعت ہی نہیں ہے ان کے ہاں اس قسم کے واقعات رونما ہوتے ہیں، اور انہیں احساس تک نہیں ہوتا کہ وہ کتنا برا کام کر رہا ہے، چنانچہ جس شخص نے بھی کسی کو گناہ، بدعت، یا کفریہ کام پر مبارکباد دی وہ یقیناً اللہ کی ناراضگی مول لے رہا ہے۔

(احکام اہل الذمہ ص ۴۴۱)